39508 ـ خریداری میں وکیل بنانا اور پیشکش سے وکیل کا مستفید ہونا

سوال

کیا میں کسی دوسرے ملك سے گاڑی خریدنے کے لیے کسی شخص کو اجرت دے کر وکیل بنا سکتا ہوں، یہ علم میں رکھیں کہ جس ملك سے گاڑی خریدی جائیگی اگر وہ گاڑی اسی ملك میں استعمال کی جائے تو خریدار پر ٹیکس عائد کیا جاتا ہے، لیکن اگر وہ اس ملك سے اپنے ملك منتقل کرے تو اسے ٹیکس ادا کرنے کے بعد واپس لینے کا حق حاصل ہے، آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ وکیل اپنے موکل کی اجازت کے بغیر ٹیکس کی رقم خود لینا چاہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس معاملہ کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت:

وہ شخص آپ کے لیے گاڑی خریدے اور اس کام پر اپنی اجرت حاصل کرے تو وہ شخص آپ کی جانب سے گاڑی خریدنے کا وکیل اور نائب ہے، تو اس وقت متعین کردہ اجرت کے علاوہ کچھ حلال نہیں، لھذا جو رقم گاڑی کی قیمت میں کمی یا پھر ٹیکس کی واپسی کی شکل میں ملے، یا پھر اس معاملہ کی بنا پر جو کچھ بھی وکیل کو تحفہ اور ہدیہ میں ملے وہ سب کچھ آپ (یعنی موکل) کو واپس کیا جائے گا، لیکن اگر آپ اس میں سے کچھ اپنی رضامندی سے ادا کردیں، کیونکہ معاہدے کے حقوق کا تعلق تو صرف موکل کے ساتھ ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(مہنا کی روایت کے مطابق امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ: جب کوئی شخص کسی دوسرے کو کپڑا فروخت کرنے کے لیے دے تو اس نے فروخت کر دیا، اور خریدار نے اسے ایك رومال ہبہ کیا تو رومال کپڑے والے شخص کا ہو گا، یہ اس لیے کہا کہ رومال کے ہبہ کا سبب فروخت ہے، تو اس طرح رومال قیمت میں زیادہ ہے، اور معاہدہ کی مجلس میں زیادہ اس کے ساتھ ملحق ہو گا) انتھی

اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (5 / 82).

دوسری صورت:

یہ کہ آدمی گاڑی خریدے اور پھر وہ گاڑی آپ کو فروخت کردے، تو اس کا حق ہے کہ گاڑی کی قیمت بڑھا لے، اور اس میں ٹیکس کا بھی اضافہ کرے چاہے ٹیکس واپس ملے یا نہ ملے، لیکن آپ کے لیے اس سے اس وقت تک گاڑی خریدنی جائز نہیں جب تك وہ گاڑی کا حقیقی مالك نہیں بنتا؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا:

" جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے اسے اپنے قبضہ میں لینے سے قبل فروخت نہ کرو"

مسند احمد حدیث نمبر (15399) سنن نسائی حدیث نمبر (4613) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (342) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور دار قطنی اور ابو داود میں زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدنے والی جگہ پر ہی فروخت کرنے سے منع کیا حتی کہ تاجر وہ سامان اپنے گھروں میں نے لے جائیں.

ابو داود حدیث نمبر (3499) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح ابو داود میں حسن کہا ہے.

اور صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے پورا کرنے سے قبل فروخت نہ کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2132) صحیح مسلم حدیث نمبر (1525)

اور مسلم نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ: میرے خیال میں ہر چیز اسی طرح ہے) یعنی غلہ اور دوسری اشیاء میں کوئی فرق نہیں.

واللہ اعلم .